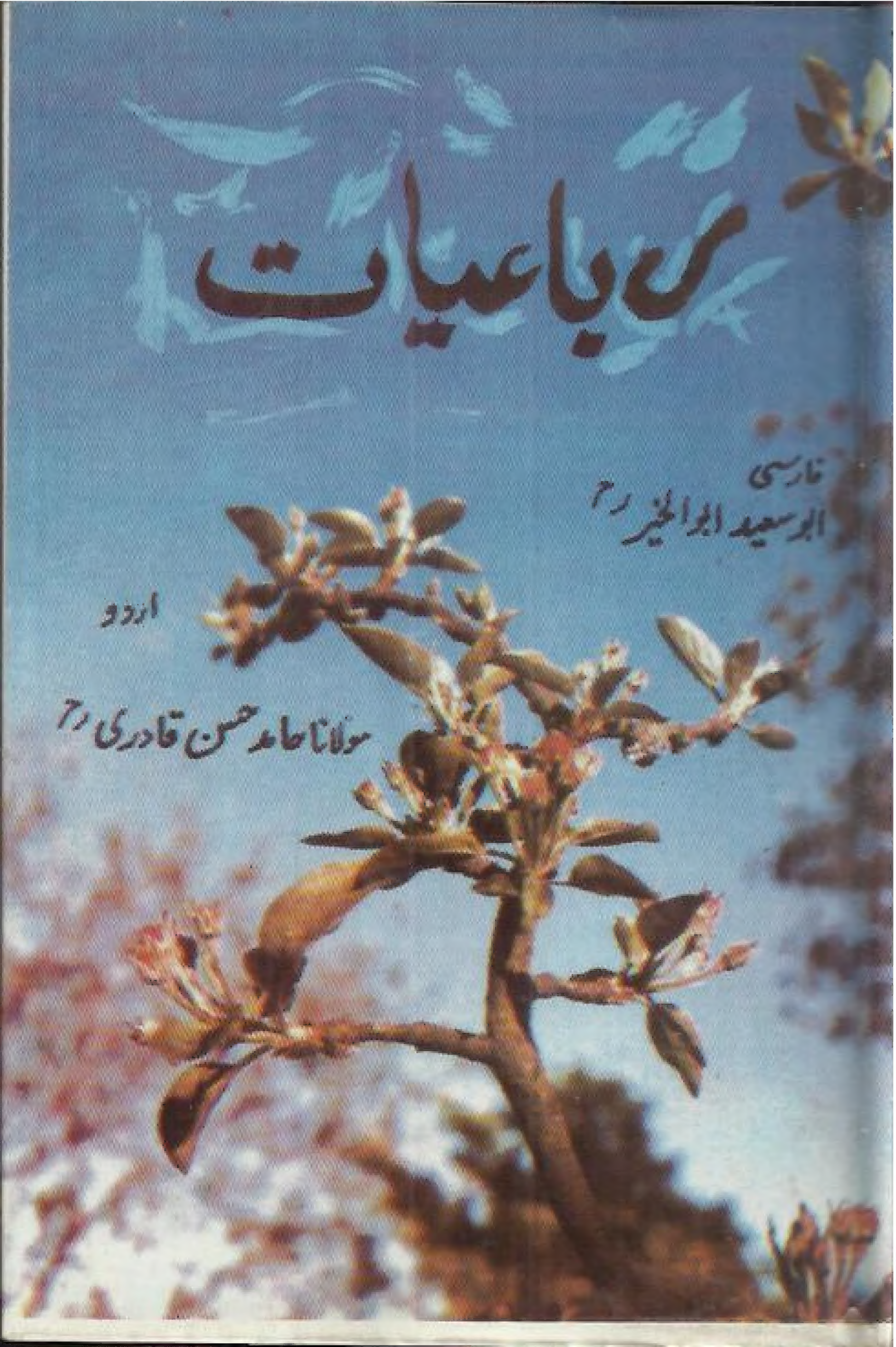

رباعیات
فارسی
ابوسعید ابوالخیر رح
اردو
مولانا حامد حسن قادری رح

رُباعیات

فارسی

ابُوسعید ابُوالخیرؒ

ترجمہ

مولانا حامد حسن قادریؒ

ناشر

قادری اکادمی

۵۹۵ اے، گلشن اقبال بلاک ۱۳ کراچی

نام کتاب　رُباعیات
فارسی　مولانا ابُوالخیر ابُوسعیدؒ
اُردو (منظوم)　مولانا حامد حسن قادریؒ
ناشر　قادری اکادمی،
۵۹۵ اے، گلشن اقبال بلاک ۳
کراچی
صفحات　۲۱۶　مارچ ۱۹۹۰ء
قیمت　۹۰ روپے
مطبع　افضل شریف پرنٹرز، اُردو بازار، لاہور

ملنے کا پتہ
مکتبہ رشیدیہ ۲۵ لوئر مال لاہور

کچھ رُباعیات کے متعلق

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ

مولانا ابوالخیر ابوسعید علیہ الرحمہ کی رُباعیات کا ترجمہ اُردو رُباعیات میں حضرت والد صاحب قبلہ علیہ الرحمہ نے ۱۹۲۹ء میں کیا تھا۔ اب ساٹھ برس کے بعد ۱۹۹۰ء میں انھیں شائع کرنے کی توفیق ربِ تبارک و تعالیٰ کی بارگاہ سے عطا ہُوئی۔

رُباعیات کا تمام متن حضرت والد صاحب قبلہ علیہ الرحمہ کے اپنے دستِ مُبارک کا لکھا ہُوا ہے۔ انھوں نے چھوٹی تقطیع پر تحریر فرمایا ہے اسے ذرا بڑا کرکے عکسی نقل کے ذریعہ شائع کیا گیا ہے۔ ان فارسی رُباعیات کے متعلق بعض حضرات نے کچھ سوال اُٹھائے تھے۔ یعنی یہ کہ مولانا ابوالخیر ابوسعیدؒ کے کس نسخے سے لی گئیں اور یہ کہ بعض رُباعیات مولانا ابُوالخیر کی نہیں بلکہ دوسرے شعراء کی ہیں اور انھیں بھی مولانا ابُوالخیر ابوسعیدؒ کی تصنیف سمجھ لیا گیا ہے۔" اس سلسلہ میں سب سے پہلی بات یاد رکھنے کی یہ ہے کہ یہ مولانا ابُوالخیر کی رُباعیات پر تحقیقی مقالہ نہیں ہے اور کچھ اس سے سروکار نہیں کہ اصلاً یہ رُباعیات کس کی ہیں۔ اس طرح کی تحقیقات دوسری کتابوں میں مرقوم ہے اور یہ بحثیں وہاں دیکھنی چاہئیں دوسری بات یہ کہ مولانا ابُوالخیر ابوسعید رحمۃ اللہ علیہ اور اسی طرح کے دوسرے عام قدیم شعراء کے کلام کے متعلق اسی قسم کی بات ہمیشہ کہی گئی ہے۔ ہم اس بات کا تجزیہ صرف ان رُباعیات کے حوالے سے ہی کرتے ہیں۔

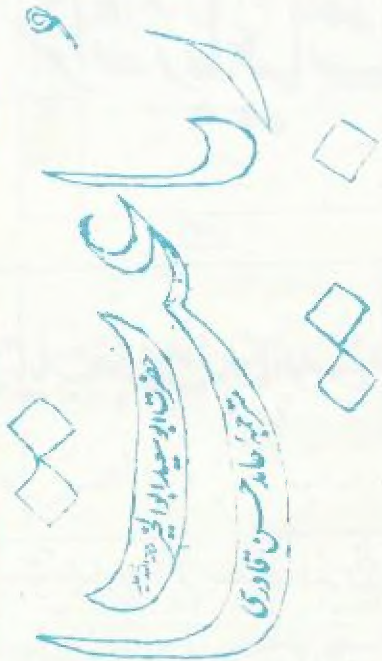
ان رُباعیات کو تین اقسام میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔ ایک حصہ وہ جو بغیر کسی شک و شبہ کے بالیقین صرف مولانا ابُوالخیر ابُوسعیدؒ کا ہی ہوسکتا ہے، کسی اور کا وہ کلام نہیں۔ دُوسرا وہ جو بالیقین دُوسروں کا ہے اور مولانا کا نہیں ہوسکتا۔ کیونکہ دُوسرے متعدد ذرائع سے اس

کی تحقیق اور تصدیق ہو جاتی ہے۔ تیسرا حصہ وہ جو شبہ سے بالاتر نہیں اور یقین کے ساتھ کسی ایک شاعر سے منسوب نہیں کیا جا سکتا۔ اس طرح کے "آوارہ گرد" اشعار تمام قدیم شعرا کے ہاں ملتے ہیں سعدی، حافظ، جامی، خسرو وغیرہ غرض مشکل سے کوئی مستثنیٰ ہوگا۔

حضرت والد صاحب قبلہ رحمۃ اللہ علیہ نے مولانا ابوالخیر ابوسعید رحمۃ اللہ علیہ کی وہ رباعیاں جو متداول کلام میں بار بار منقول ہوئی ہیں اور مولانا کے کلام کی حیثیت سے ہی متعارف اور مشہور ہیں۔ ان میں سے اپنی پسند کی سو رباعیات کا انتخاب کیا اور اردو رباعی میں اس کا ترجمہ کیا۔ بس اس سے زیادہ کوئی امر مقصود نہیں۔

اصل انتخاب اور ترجمہ سو رباعیوں کا تھا۔ بعد میں حضرت والد صاحب قبلہ رحمۃ اللہ علیہ نے دو رباعیوں کے ترجموں کو یہ سمجھا کہ وہ اصل فارسی رباعی کے مفہوم سے دور ہیں اس لیے انھوں نے اصل اردو متن پر ہی اپنے قلم سے چھلک × کا نشان بنا دیا۔ گویا رباعی نمبر ۲۲ اور رباعی نمبر ۹۳ کو وہ اصل متن سے خارج کرنا چاہتے تھے۔ اس لیے میں نے اصل متن سے انھیں نکال دیا ہے۔ لیکن میں سمجھتا ہوں کہ خواہ فارسی رباعی کے ترجمے کی حیثیت سے نہ ہو لیکن خود اپنے طور پر یہ دونوں اردو رباعیاں اپنا مقام رکھتی ہیں۔ اس لیے ان دونوں اردو رباعیوں کو فارسی متن کے بغیر آخر میں شامل کر دیا ہے اور انھیں ٹائپ کر کے نہیں بلکہ اصل خط پر ہی شائع کیا ہے اس طرح کتاب کے اصل خط اور قلم کا اندازہ بھی ہو جائے گا۔

"الخلف الاوسط للمصنف"



۷۸۶

خزانۂ رباعیات

یعنی

گنج نایاب مصنفات مولانا ابو سعید ابوالخیر

مع ترجمہ اردو از قلم سیہ کار حامد حسن قادری

لکچرر فارسی اردو سینٹ جانس کالج آگرہ

آگرہ

۱۱۹۵	دعای آغاز و انجام	۱۱۹۵
۱۵۳	بجناب ایزد جلیل	۱۵۳

سنہ ۱۳۴۹ھ

۶۹۰	یَا رَحْمٰن اِنَّکَ مُیَسِّر	۶۹۰
۱۲۳۹	رَبِّ یَسِّر وَلَا تُعَسِّر	۱۲۳۹

سنہ ۱۹۳۰ع

وَ تَمِّمْ بِالْخَیْرِ یَا رَبَّنَا الْقَادِر

سنہ ۱۹۲۰ع

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دیباچہ رباعیات

رباعیات میں

(از قلم مترجم حامد حسن قادری)

مولانا ابوسعید ابوالخیر کا مرتبہ

شمعِ رہِ عرفاں کی ہیں لو مولانا
خورشیدِ حقیقت کی ہیں ضو مولانا
لکھے ہیں مضامینِ تصوف کیا کیا
اس فن میں ہیں سب کے پیشرو مولانا

مولانا کا کلام

لکھتے ہیں تصوف کے مسائل کیا کیا — حل کرتے ہیں بوسعید مشکل کیا کیا
پوچھے کوئی اہلِ دل سے تاثیرِ کلام — پڑھ کر اسے لیتا ہے مزہ دل کیا کیا

افضل و متقدم

رومی، سعدی، سنائی، حافظ، عطار — میدانِ تصوف کے ہیں سب شاہسوار
لیکن ہیں ابوسعید ان سب سے قدیم — ہر طرّہ فضلِ الٰہی کے زیبِ دستار

مولانا کا معاصر

ہمعصر ابوسعید باباطاہر — مجذوب ہے لیکن ہے عجب کاشفِ سر
حیران ہیں دیکھ کر کلام اہلِ نظر — کیں فاسرِ عقل نے بھی عقلیں فاتر

حکیم عمر خیام اور مولانا ابو سعید کا مقابلہ

(عقل و روح)

خیام کا ہے کلام کشتیِ صبوح — ہے نظمِ ابو سعید اک کشتیِ نوح

خیام کا فلسفہ، تصوف انکا — وہ عالمِ عقل اور یہ عالمِ روح

(فلسفہ و عشق)

گو دونوں میں ہے تاجِ رباعی گویاں — خیام و ابو سعید یکساں ہیں کہاں

واں فلسفہ ہے، وعظ ہے، یا رندی ہے — اک عشق ہے، اک سوز ہے، اک درد یہاں

خاکسار مترجم کا اعتراف عجز

(دست بستہ و پائے لنگ)

ہو سکتی ہے دست بستہ سے خیر کہاں — آساں ہے پائے لنگ سے سیر کہاں

گو ترجمہ حامد نے کیا ہے لیکن — وہ شانِ ابو سعید ابوالخیر کہاں

(چہ نسبت خاک را با عالم پاک)

وہ مہر کہاں یہ ذرۂ خاک کہاں — بے مایہ کہاں صاحبِ ادراک کہاں!

نسبت مجھے بو سعید سے کیا حامد — یہ خاک کہاں وہ عالمِ پاک کہاں!

(اصل و ترجمہ)

مشکل ہے بہت فروغ پانا حامد — اس کوچہ میں بہتر تھا نہ آنا حامد

لکھتا ہے جو اپنا ترجمہ اصل کے ساتھ — سورج کو چراغ کیا دکھانا حامد

جسارت ترجمہ کا سبب

جو فیضِ ابو سعید سے پاتا ہے — حامد وہی ترجمہ میں لے آتا ہے

ذرہ کو یہ دعویٰ نہیں خورشید ہوں میں — خورشید ہی گو ذرہ کو چمکاتا ہے

ختم دیباچہ

یک مادۂ تاریخ از مجموعۂ الفاظِ سرورق

۱۰۰

صد رباعی

۳۷۷

از

۸

کلامِ بدیعِ ابوسعیدؒ

۳۳۰

مترجمہ

۶۸۸

حامد حسن قادری

۴۸۶

[illegible]

رباعی

باز آ باز آ هر آنچه هستی باز آ
گر کافر و گبر و بت پرستی باز آ
این درگه ما درگه نومیدی نیست
صد بار اگر توبه شکستی باز آ

حضرت ابوسعید ابوالخیر

رباعی

باز آ باز آ چو هیچکسی باز آ باز آ
کافر گر بت پرستی و ترسا باز آ
نومید نبود بهاری درگاه مستی تو
صد بار بحق بعذر دری چو توبه باز آ

حامد حسن قادری

رباعی ۲

از بار گنه شدن تن مسکینم پست
یارب چه شود اگر مرا گیری دست
گر در عملم آنچه ترا شاید نیست
اندر کرمت آنچه مرا باید هست

حضرت ابوسعید ابوالخیر

رباعی

بے ہوس و ہوا کا آماج ہوں میں
یارب مدد کہ بے نوا آج ہوں میں
مجھ میں وہ عمل نہیں جو لائق ہو ترے
تجھ میں وہ کرم ہے جس کا محتاج ہوں میں

حامد حسن قادری

۳
رباعی

گر دور فتادم از وصالت به ضرور
دارد دلم از یاد تو صد نوع حضور
خاصیت سایه تو دارم که مدام
نزدیک توام اگرچه هستم از تو دور

حضرت ابوسعید ابوالخیر

۳
رباعی

گر دود چون زلف تو [illegible] محبوب [illegible] نیست
بر دوست تری یار [illegible] نیست
خاصیت سایه [illegible] مهجور نیست
[illegible] گوید [illegible] نیست

[illegible]

رباعی

ازآن که فنا شیوه و فقر آیین است
بی کشف و یقین نه معرفت نه دین است
رفت او ز میان همین خدا ماند خدا
الفقر اذا تم هو الله این است

حضرت ابوسعید ابوالخیر

رباعی

از نیستی سالک چو رود فقر و صلح
چه کشف و یقین و دین یقین صحیح
بس ناتوی ز راه یزدان ز خدا
الفقر اذا تم هو الله بی بی

حامد حسن قادری

۵
رباعی

ای آتش سوزنده که افشان لهبت
دیگر نفروزی چه سوزنده تبت
ای یار اگر دو گیتی بخشت ارزیست
بی عشق تو روز عمر ما بر بادست

۵
رباعی

ما را که جان ما بی عشق جمالت طلب
دیگر نفروزی بی سر تا سر عجب
ای یار بیا که عشق تا بی سر و پا
بی عشق تو روز عمر ما بر باد

رباعی

دور از تو فضای دهر بس تنگ است

دارم دلکی که زیر صد من سنگ است

عمریست که مرغ دل من بال اعار است

مانیست که جز نقش لب از لب تنگ است

حضرت ابوسعید ابوالخیر

رباعی

وقت من قضا و در حیرت هیچ

وانیم در ایام عمر گویا به درنگ

ای عمر به سودا ز یاد بی یک رنگی

ای جان ز وداع دل بی بهره عشق تنگ

خواجه عبدالله انصاری

رباعی

گر سبحه به صد دانه شماری خوب است
در جامه ای از رنگ گلناری خوب است
گر عشق نه همره [illegible] ای دوست
بی [illegible] خوب است

حضرت ابوسعید ابوالخیر

رباعی

[illegible]
جام [illegible]
دل [illegible]
[illegible]

[illegible]

رباعی ۹

دیدار تو مرا قرار می‌باید و نیست
آسایش جان زار می‌باید و نیست
سرمایهٔ روزگار می‌باید و نیست
یعنی که وصال یار می‌باید و نیست

رباعی ۱۰

وقت است میان جمع راز تو باز گویم
تبدیل به حال زار تو باز گویم
سرمایه ز زندگی به پیش تو تا
یعنی که وصال یار تو باز گویم

ماه حسن قاری

رباعی

در کشور عشق جای آسایش نیست
آنجا همه کاهش است افزایش نیست
بی درد و الم توقع درمان نیست
بی جرم و گنه امید بخشایش نیست

حضرت ابوسعید ابوالخیر

رباعی

عاشق بتو در آرزوی آسایش‌ها
بیتاب بتو بسوی کل فراوانی‌ها
بی درد و الم توقع درمان‌ها
بی جرم و گنه امید بخشایش‌ها

حامد حسن قادری

رباعی

زان باده نخوردم که روح پیمانهٔ اوست
زان مست شدم که عقل دیوانهٔ اوست
دودی به من آمد آتشی با من زد
زان شمع که آفتاب پروانهٔ اوست

حضرت ابوسعید ابوالخیر

رباعی

دوران یکی شراب عمر یک پیمانه بس
عقل از یک جنون بیت دیوانه بس
از شمع گل اوست دل آیینه گل
بس شمع کل آفتاب پروانه بس

حامد حسنوری

رباعی

با همرهان ترا قطع تعلق مشکل

رفتن ز بر عزیز[illegible] زدن دل

[illegible] اگر که همره یک جا گوی

همراه بیا که [illegible] منزل منزل

[illegible] حسن قاری

رباعی

عشق تو بلای جان درویشان است

بیگانه شود هر که از خویشان است

گر [illegible] شوم [illegible] گردیم

منزل منزل غم تو در پیش من است

حضرت ابوسعید ابوالخیر

رباعی ۱۲

گه بریانم ز آتشت همی چو کباب
گه سرگردان ز غم همی چو حباب
القصه چو فانوس درون خانه
گه سینه پر آتشم گهی دیده پر آب

حضرت ابوسعید ابوالخیر

رباعی ۱۲

چون آتش تو [illegible] سینه کباب
گشته [illegible] تن چو حباب
القصه [illegible]
[illegible]

[illegible]

رباعی ۱۲

جان در ره وصل بسته میدارد دوست
دل را الم فراق خسته میدارد دوست
من بعد من و شکستگی و در دوست
چون دوست دل شکسته میدارد دوست

حضرت ابوسعید ابوالخیر

رباعی ۱۲

مهجور در دل از سبب بگوئید
داغ الم ز چشم سبب بگوئید
ای بی‌بدل شکستگی از دیدگاه
از قعر دل شکسته سبب بگوئید

ناصر قادری

رباعی

منصور حلاج آن نهنگ دریا
کز پنبه تن دانه جان کرد جدا
روزی که انا الحق به زبان می‌آورد
منصور کجا بود خدا بود خدا

حضرت ابوسعید ابوالخیر

رباعی

منصور بدان ابر و دریا
کز پنبه تن دانه جان او جدا
تا گفت زبان که انا الحق جستم
منصور کجا خدا کجا و الله خدا

حاج حسن قادری

رباعی ۱۵

دل از تو ربی باد و من محجوبی
در دام بلا او وصل او محبوبی
بر چند چنین بدام در مالے
پروانہ کیا او زنش طور سمیں

حضرت ابو سعید ابوالخیر

رباعی ۱۵

دل اسکاران اور مجعد گیسان
چو خال کیسان اور ضیع لور گیسان
بر چند کہ جلب کی مع پاک نسب
پروانہ کیسان او زنش طور گیسان

مادر حسن قادری

رباعی

ای سبز سری کسان ز خیال تو لب
بیاد تو نیاید از دل نفس
مفروش مرا ز منت کس، آزاد مکن
من خواهم صلح وام تو خون دل

حضرت ابوسعید ابوالخیر

رباعی

از فیض ایزد رب سبز و بیگ
بیادوری ما بیر اسرار ایزد و بیگ
از او دیگر بیامد نقد دل بیج
بنده بی‌کلام بیر آقا و بیگ

ماجد قادری

رباعی ۱۰

از ما همه عجز و بیکسی مطلوب است
بیکسی تو و لیکن بیکسی [?] محبوب است
ای دوست پدید گشته در صورت ما
با قدرت و فعل لایزال محجوب است

حضرت ابوسعید ابوالخیر

رباعی ۱۱

با عشق تو عجز او [?] عجیب
از عشق دوری از تو [?]
ای جلوه‌ها به جای صورت دیدم [?]
قدرت تو به حقیقت به غیب منسوب [?]

[?] نادری

۱۰

رباعی

ناکامیم ای دوست ز خودکامی تست
وین بی‌شکیبایی من از ناکامی تست
نگذار که در عشق تو رسوا گردم
دیوانگی من باعث بدنامی تست

حضرت ابوسعید ابوالخیر

۱۱

رباعی

ناکام بود من [illegible]
[illegible] طلب [illegible]
دیوانه کسی [illegible] عشق تو وجود
دیوانه عاشق [illegible]

حسن شاهوردی

رباعی ۱۸

یارا ز غم تو زار و دگرگون زرق است
چون زرق تو بود که دیده در خون غرق است
تو بیزاری که جمله دلها دل تست
در صحبت یاران دل ما فرق است

حضرت ابوسعید ابوالخیر

رباعی ۱۹

روتا ہوں تو آنسو کے جیحون و زرق
ہر لحظہ کیا ہے میں خون میں غرق
اپنا سا مجھ سے قریب سے دل کو
ہے پاک غلط سے یاد دل میں غرق

حسن قادری

رباعی

درویشانند هرچه هست ایشانند
وز قفل بار در صحبت ایشانند
خواهی که رسی به جود درگاه دل
با ایشان باش کیمیا ایشانند

ابوسعید ابوالخیر

رباعی

درویش پی یکتا و یکی باید بود
مقبول جناب کبریا باید بود
با جمع چو رسی به جود و کودرانا
دیچون سے الکیا باید بود

حسن قادری

۳۲

رباعی

با جمله جهان عجب ار زن آگاه بود

گر در حرم قدس تو اش راه بود

دست همه اهل کنشت و ارباب صبو

از دامن ادراک تو کوتاه بود

حضرت ابوسعید ابوالخیر

۳۱

رباعی

هر چیز که در جان عارف آگاه نیست

بی دوده درون پرتو قدرش راه نیست

از عقل و میان بر اهل کشف ساکنهم

از دامن ادراک کسی کوتاه نیست

[illegible]

رباعی

آنشب که بکوی دوست کاخ تیغ زدیم

تا بام بلند دوست پروا [illegible]

در قبضهٔ [illegible] گوی [illegible]

با [illegible] در دوست راست [illegible]

[illegible]

رباعی

شب خیز که عاشقان بشب راز کنند

گرد در و بام دوست پرواز کنند

هر جا که دری بود بشب دربندند

الا در دوست را که شب باز کنند

ابوسعید ابوالخیر

۳۳

رباعی

دل خسته و سینه چاک می‌باید و نیست

در عشق تو [illegible] پاک می‌باید و نیست

زآن پیش که [illegible]

[illegible] ز خاک می‌باید و نیست

۳۲

رباعی

[illegible] پاک بود [illegible]

[illegible] پاک بود [illegible]

اصحاب که [illegible]

[illegible] ز خاک [illegible]

رباعی

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

رباعی

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

رباعی ۲۹

سودای سر [illegible] سر و سامان بکشید

با مهر [illegible] درد [illegible] بکشید

اندیشه ز خاطر پریشان بکشید

[illegible] بکشید

[illegible] ابوسعید ابوالخیر

رباعی [illegible]

سودا [illegible] باید رفت

با مهر [illegible] باید رفت

[illegible]

[illegible] باید رفت

[illegible]

۲۵
رباعی

از لالہ عالم آرزو دست تو رفت
از دل ہوس آرزو گوشۂ تو رفت
دیکھ تو عمر گزر رفت دل ما الگ بات
سے یاد تو چشم تو کو ستے تو رفت

حضرت ابو سعید ابو الخیر

۲۶
رباعی

آیا تو ز خیال جی سے غریب
اس عشق میں یوں ہوا نہ پائی یہ بیت
جو بولی جا بگلی کہ دل چھوڑ چلا
دل لے گیا وہ درد کی کلی کے بیت

حامد حسن قادری

۴۴

رباعی

دردا که درین سوز و گدازم کس نیست
همراه درین راه درازم کس نیست
دیر و حرم و صومعه پر از یار است
اما چه کنم محرم رازم کس نیست

حضرت ابوسعید ابوالخیر

۴۵

رباعی

افسوس که عمر بی گل و دل و ساز نصیب
مشکل شده او رفیق جانانه نصیب
بی دل بی یار هر چه خواهد ز ابرار نصیب
سائلی که از هم از نصیب

حامد قادری

رباعی ۲۸

رخسار تو بی نقاب دیدن نتوان
دیدار تو بی حجاب دیدن نتوان
تا دامن گرد در کمال اشراق بود
سرچشمه آفتاب دیدن نتوان

حضرت ابوسعید ابوالخیر

رباعی ۲۹

جلوه در لب آفتاب کی باید دید
در حسن تو بی حجاب کی باید دید
جز وقت کمال او که عالم ماه
بر چهره آفتاب کی باید دید

حامد حسن قادری

رباعی ۹۷

در درگه ما دوستی یکدله کن
با هر چه بجز ماست آن را یله کن
یک صبح به اخلاص بیا بر در ما
گر کار تو بر نیاید آنگه گله کن

حضرت ابوسعید ابوالخیر

رباعی ۹۸

کرنا ہمیں ایک سے ہے محبت کرنا
ہاں ایک کے ماسوا سے نفرت کرنا
اخلاص سے آ ہمارے در پر اک روز
پھر کام نہ ہو تو پھر شکایت کرنا

حامد حسن قادری

رباعی

آن دشمن دوست بود و دیدی که چه کرد؟
تا آنکه نبود او، بوسعیدی که چه کرد؟
می‌گفت بجان کسی که [illegible] واقع
دیدی که چه می‌گفت و شنیدی که چه کرد؟

حضرت ابوسعید ابوالخیر

رباعی

معلوم شد این [illegible] عمر از آن [illegible]
و دیدن [illegible] غلط [illegible] از [illegible]
[illegible] دی کردون [illegible] بیاب
[illegible]

[illegible]

رباعی

دلا دیدیا ایسی یار بجویم موبمو
چو نوده سی هزاران بجویم موبمو
گر داد دلم بشکسته دست وونه
سر بوان از عشق یار بجویم موبمو

باباطاهر

رباعی

وافریادا ز عشق وافریادا
کارم به یکی طرفه نگار افتادا
گر داد دل شکسته دادا دادا
ورنه من و عشق هرچه بادا بادا

۳۲

رباعی

طالع سر عافیت فروشی دارد

همت بوس پاپس تو پوشی دارد

اینجا که یک سوال بخشد دو کون

استغنا هم سر خموشی دارد

۳۲

رباعی

راحت سه عافیت فروشی میری

همت سیز میری چرخه پوشی میری

دستیم وئریک سوال سن یاددو لوجهانی

استغنا سه را خموش خاموشی میری

۳۳

رباعی

زان خوبتری که کس خیال تو کند
یا چون منی فکر جمال تو کند
شاید که بآفرینش خود نازد
ایزد که تماشای جمال تو کند

حضرت ابوسعید ابوالخیر

۳۴

رباعی

تو وہ ہے کہ کسے ترا آوے خیال؟
میں اور ترا خیال! کیا میری مجال!
خالق کو خود اپنی آفرینش پہ ہو ناز
کرتا ہے جو وہ ترا تماشائے جمال

حامد حسن قادری

٣٥

رباعی

غازی کی تگ و دو بہ شوقِ شہادت تگ و پوست
لیکن جو شہیدِ عشق ہے بہتر اوست
وہ کیسے ملیں قیامت میں یکساں
وہ کشتۂ دشمن اور یہ کشتۂ دوست

حامد حسن قادری

٣٤

رباعی

غازی که پے شہادت اندر تگ و پوست
غافل که شہیدِ عشق فاضل تر ازوست
فردائے قیامت او بدیں کے ماند
ایں کشتۂ دشمن است و ایں کشتۂ دوست

حضرت ابو سعید ابوالخیر

۳۵

رباعی

قرب تو عیان از زبان ما بس هیچ

بی سابقه یقین هیچ گمان ما بس هیچ

کس با خبر از ذات تو کاگه ز نشان

تو والا ز جهان نام و نشان ما بس هیچ

صادق قادری

۳۵

رباعی

ای در تو عیانها و نهانها همه هیچ

پندار یقینها و گمانها همه هیچ

از ذات تو بطلعت نشان توان داد

کاینجا که تویی بود نشانها همه هیچ

حضرت ابو سعید ابوالخیر

۳۱
رباعی

[illegible]

حضرت ابوسعید ابوالخیر

۳۰
رباعی

از قامت [illegible] صنوبر همه هیچ
با لعل لبت سلسبیل و کوثر همه هیچ
بودم همه عمر [illegible]
دیدم که همه توئی و دیگر همه هیچ

حضرت ابوسعید ابوالخیر

۳۳

رباعی

غم عشق سفینه بلا پرور ماست
چون درد دل از سینه به چشم تر ماست
با غیر اگر از حرف بالین بیش آن
الماس بجای باده در ساغر ماست

حضرت ابوسعید ابوالخیر

۳۴

رباعی

غم جان است سینه بلا پرور من
چون دل این اشک نگاه چشم تر من
بی غیر اگر از حرف آب گریبان
الماس بجای باده در ساغر من

حامد حسن قادری

۳۸

رباعی

با گل رخ خویش گفتم ای غنچه دهان
هر لحظه مپوش چهره چون عشوه دهان
زد خنده که من بعکس خوبان جهان
در پرده عیان باشم و بی پرده نهان

حضرت ابوسعید ابوالخیر

۳۹

رباعی

امروز که ما بیشتر از غنچه دهان
هر وقت چه پیدایم هم گرد و تابان
هستم تو ولیک من بتو بر عکس
در پرده عیان بودم و بی پرده نهان

حامد حسن قادری

۳۹

رباعی

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

۳۹

رباعی

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

حضرت ابوسعید ابوالخیر

رباعی

لذات جهان چشیده باشی همه عمر

با یار خود آرمیده باشی همه عمر

هم آخر عمر رحلتت باید کرد

خوابی باشد که دیده باشی همه عمر

حضرت ابوسعید ابوالخیر

رباعی

دنیا بمن ار ز راه کیا کیا بیمی

با معشوق کیا دل آرام بیمی

بی تو همه عمر حیات بغصه سر کیما

تنها خواب چو سایه عمر کیما

[illegible]

رباعی

مجنون و پریشان توام، دستم گیر
سرگشته و حیران توام، دستم گیر
هر بی سروپا بود دستگیری دارد
من بی سروسامان توام، دستم گیر

شیخ ابوسعید ابوالخیر

رباعی

من با چون تو ز مجنون و پریشان بی
بو عشق من سرگشته و حیران بی
هر بی سروسامان که لول بادری
او من بی تو از بی سروسامان بی

بابا طاهر

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

رباعی

ای فضل تو دستگیر من دستم گیر

سیر آمده‌ام ز خویشتن دستم گیر

تا چند کنم توبه و تا کی شکنم

ای توبه ده و توبه شکن دستم گیر

حضرت ابو سعید ابوالخیر

رباعی

آگاه زیبای ای دل وا آگاه بیم

چون طالب منزل تو دور راه بیم

عشق است سبب آن زندگانی وازم

زیبای کو تو دل خواه زیبی خواه بیم

رباعی

آگاه چو عشق من آگاه و مرو

طالب بو بیه طلب من وا بیدمرو

هر عشق کو بین زندگان بجو

ایبا خو تو خواه و چو خواه مرو

رباعی

با یار موافق از دو بستان خوشتر
وز یوسف مصر بی‌وفا جان خوشتر
چون سلطنت زمانه بگذشتنی است
چون بلبل بی‌نوا ز نوا خوشتر

رباعی

گر یار بود یار ز دستان بهتر
یک جو ز وجود با وفا ز سلطان بهتر
صد بلبل جان که جوید روی جانان
هر ... ز بلبل ... ایران بهتر

دوبیتی

دلا تیری نظر جاودان بی
غم عشقش میان تیر تا درمان بی

ز بابا چون ناک در زیر دو زلفش
آتش سب ابر بندگان بی

دوبیتی

دل از نظر تو بی‌تاب و دوان گردد
غم بالای تو پیش تاو دمان گردد

گر آید بدوزخ بر در کوی تو ناک
آتش بهر ابر بندگان گردد

[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]

رباعی

یارب ز قناعتم توانگر گردان
وز نور یقین دلم منور گردان
احوال من سوخته سرگردان
بی منت مخلوق میسر گردان

رباعی

قانع به خودم دل از تو توانگر بادا
از نور یقین دلم منور بادا
بهر جمع سوخته سامان کار آن بی سامان
بی منت مخلوق میسر بادا

رباعی

در دیده بجای خواب آبست مرا
زیرا که بدیدنت شتابست مرا
گویند بخواب تا بخوابش بینی
ای بیخبران چه جای خوابست مرا

رباعی

امشب من میان ما و یک راحت خوابگهان
بودم چشم به راه دولت خوابگهان
گفتی که بخواب بین و دوا نگارم
بیچاره منی که دور از دولت خوابگهان

ما حسن قادری

هو

رباعی

دنیا جم را و قیصر و خاقان را

تسبیح ملک را و صفا رضوان را

دوزخ بد را و بهشت مر نیکان را

جانان ما را و جان ما جانان را

حضرت ابوسعید ابوالخیر

هو

رباعی

دنیا جم را و قیصر و خاقان لیلی

تسبیح ملک را باغ رضوان لیلی

دوزخ ز بدان کار و نیکوکار بهشت

جانان مرا اسیری جان جانان لیلی

[illegible]

۵۰
رباعی

[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]

[illegible]

۵۱
رباعی

[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]

[illegible]

۱۵۱

رباعی

از چرخ و فلک گردش یکسان مطلب
وز دور زمانه عدل سلطان مطلب
رو زین چه کنی در جهان خوای باور
از دیو پری تخت سلیمان مطلب

حضرت ابوسعید ابوالخیر

۱۵۲

رباعی

کیوں چرخ سے ہو گردشِ یکساں کا طلب
کیا دورِ زماں سے عدلِ سلطاں کا طلب
دنیا ہے تو چند روز دنیا ہے فقط
دل میں نہ کرو تختِ سلیماں کی طلب

حامد حسن قادری

رباعی

یک کام برآرد و بکام از جان کاست
با صبر که کوشی به بیابی از جان خاست
[illegible]
[illegible]

دکتر حسین قادری

رباعی

کارم همه ناله و خروش است امشب
نه صبر پدید و نه هوش است امشب
دوشم خوش بود ساعتی پنداری
کفاره خوش دلی دوش است امشب

شیخ ابوسعید ابوالخیر

سرمد

رباعی

ای آنکه ز حسن تو و صورت زیب

گرداب بهار رستی صبر و شکیب

هر کس که ز غیر حسن تو بود

خواهد ز درون سراب مجاز فریب

دستخط ابوسعید ابوالعلا

سرمد

رباعی

آئینه ز حسن کمال زینت و زیب

گرداب بهار رستی صبر و شکیب

لیکن چو ز حسن کمال آمد نصیب

تنبیه زد و دم سراب مجاز فریب

حامد حسن قادری

رباعی

آنرا که قضا ز خیل عشاق نوشت
آزاد ز مسجد است و فارغ ز کنشت
دیوانهٔ عشق را چه هجران چه وصال
از خود بگذشته را چه دوزخ چه بهشت

حضرت ابوسعید ابوالخیر

رباعی

در عشق [illegible]
[illegible] پروا نگذاشت
دیوانهٔ عشق [illegible] هجر و وصال
از خود [illegible] چه دوزخ چه بهشت

[illegible]

رباعی

ای دل که ز جنون شوی شکیبا این چیست
وی جان بدر آ، این همه غمالی چیست

ای دیده چو مردمیت از شربت بادا
بی دیده جمال دوست بینائی چیست

رباعی

ای دل به هوا صبر و شکیبائی کجا
ای جان بکف نیاز زیبائی کجا

ای آنکه ندیده جمال تو از آن جا هم
جز دوست نظر آنکه زیبائی کجا

رباعی

گون باتارکن گؤزوم ایلیله باتی

گوردیم که یخیلور همه سودا باتی

گردنده بسانالووند گوری

گردشده من ده دنیا باتی

[illegible]

۵۵

رباعی

دونن ایکیش اوزره لیلی به کیمی

اوره‌یم سیرلی اوزون سودا کیمی

بیلمیرم آخر حسن یوسف

آراشدیرسن دنیا به کیمی

[illegible]

رباعی

ای دیده و دل عاشق یاری کردی
چون از رخ لاله عذاری کردی
کاری کردی که هیچ نتوان گفتن
الله الله چه خوب کاری کردی

حضرت شیخ ابوسعید ابوالخیر

رباعی

ای آنکه [illegible] عاشق ناکام مرا
چون [illegible] بیاد [illegible] کام مرا
دو کام مرا [illegible] که نیست [illegible]
الله الله تو نے کیا کام مرا

[illegible]

۵۹

رباعی

عشقم وادی ز بال و دردم کردی

از دانش و عقل و هوش فردم کردی

سجاده نشین با وقاری بودم

مستانه و رند و کوچه گردم کردی

حضرت ابوسعید ابوالخیر

۶۰

رباعی

عاشق نبود هر آنکه با غم و درد آن جوش نبیند

بیهوده و یکسو به تماشای در آن جوش نبیند

تنها ز ابد با یکی بی هیچ تب لطفی

بیچاره بود رند و کوچه در آن جوش نبیند

حاج حسن قادری

وقف

رباعی

اے آنکہ بکنہت نرسید ادراکے
کونین بہ پیش رحمتت خاشاکے
از روئے کرم اگر ببخشی ما را
بخشیدہ ز راہِ لطف مشتِ خاکے

حضرت ابوسعید ابوالخیر

وقف

رباعی

عاجز ترے ادراک سے ہر دانش ہے
کونین کو رحمت پہ تری نازش ہے
از راہِ کرم ہماری بخشش یارب
گویا اک مُشتِ خاک کی بخشش ہے

حامد حسن قادری

۵۹

رباعی

ای پا و سران دشت خون آشامی

درمانده حسرت و غم ناکامی

آن زدگان وادی شوق ترا

[illegible]

حضرت ابوسعید ابوالخیر

۶۰

رباعی

خونین آشامی صبحیم آشامی بود

[illegible] غم ناکامی بود

محنت زدگان وادی الفت کو

وقت یارے اجل که بدنامی بود

[illegible] فاروقی

۶۱

رباعی

دستی که ز نقش تو نقشم زده است

پیشی که به پیش تو پیش گرم زده است

پایی که به کوی تو به پایم گذرد است

رویی که به پای خاک پایم رو است

[illegible]

۶۲

رباعی

دو پا تو که با کمان که یاد من چو تیر

ز تیمی دو کمان با که [illegible] بپاست به پیر

دو پا دو کمان با که به تو سر و دیده گزید

کمانه تو را که سکون [illegible] خاک به پر

[illegible]

۶۲

رباعی

اول همه جام آشنائی دادی
آخر همه زهر جدائی دادی
چون کشته شدم بگفتی این کشته کیست
وا ویلا که داد بیوفائی دادی

حضرت ابوسعید ابوالخیر

۶۳

رباعی

اوّل دیا جام آشنائی تو نے
آخر کو دیا زہر جدائی تو نے
اب پوچھتا ہے کہ کس کا کشتہ ہے یہ
دی خوب بیداد و بیوفائی تو نے

خادم حسن قادری

۶۳

رباعی

ای دل ز شراب جهل مستی تا کی
وی نیست شونده لاف هستی تا کی
گر غرقه بحر غفلت و آز نه‌ای
تردامنی و هواپرستی تا کی

حضرت ابوسعید ابوالخیر

۶۴

رباعی

ای دل تا کی ز جهل بدمستی کنی
زین نیست بی‌بیت لاف هستی کنی
گر غرقه ز بحر غفلت و آز نه‌ای
تردامنی و هواپرستی کنی

[illegible] حسن قادری

رباعی

اے در خمِ چوگانِ تو عمرها شده گوے

حیران ز تو زرد و زبانِ تو دل گیر و بے

خاطر که بدست باشد از آتش شیم

با من که بدست است از آن تو بے

حضرت ابو سعید ابوالخیر

رباعی

یہ دل سبب ترا ، ہے چہرہ دیکھوا سکو

یہ لب بلیغ عکم دے جو اسکو

خاطر بچا بار بار آیہ ہیں وجود اللہ

با من تو زیر پا ہو ہیں تو وجود اسکو

حضرت ابو سعید ابوالخیر

۷۵

رباعی

دنیا طلبان بهشت منزلگاه است

این هر دو ز راه اهل معنی کاهست

گر عاشق صادقی ز هر دو بگذر

تا دوست ترا کجا نماید راهست

حضرت ابوسعید ابوالخیر

۷۶

رباعی

دنیا شده بهشت بس منزلگاه

پیش اهل حقیقت کو بیش یک پرکاه

تو عاشق صادقی ز توحیدوران بگو

تا دوست تجمع و کجای جدای راه

حامد حسن قادری

۴۵

رباعی

گوئی که گوی می ز دانش اندوزی تو
گرمی سخن از بحث افروزی تو
در مکتب عشق پیر گر کامل محض
حیران چو طفل نوآموزی تو

حسن کاوری

۴۴

رباعی

در مدرسه گر چو دانش اندوز شوی
ور گرمی بحث مجلس افروز شوی
در مکتب عشق با همه دانائی
سر گشته چو طفلان نوآموز شوی

حضرت ابوسعید ابوالخیر

[illegible]

[illegible]

دوبیتی

درد دارم یار و سینه بی یاری
عشق دارم و دو دیده گریانی

خوشا عشق و عشق عالم افروز
درد چه دردی، درد بی درمانی

[illegible]

دوبیتی

اگر دردی از درد سینه یابی
اگر عشقی از دیده گریان یابی

بیا عشق تو دادا، عشقی عالم افروز
بیا درد تو دادا، درد بی درمان یابی

[illegible]

۴۶

رباعی

تحقیق معانی ز عبارات مجوی

بی رفع قیود و اعتبارات مجوی

خواهی یابی ز بیت حبل متینا

قانون نجات از اشارات مجوی

حضرت ابوسعید ...

۴۷

رباعی

اسرار کشف کتب عبارات مجوی

بی رفع قیود و اعتبارات مجوی

وحدت حبل حق بر تو منکشف شد

قانون نجات کتب اشارات مجوی

عامر نکوئی

رباعی

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

رباعی

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

رباعی

ای دل اگر از [illegible] بینی

در [illegible] بینی

[illegible]

خود را [illegible] بینی

[illegible]

رباعی

ای عارض تو [illegible] طرح

از روی تو [illegible] طرح

[illegible]

اسب و رخ [illegible] طرح

خیام

رباعی

[illegible]

رباعی

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

رباعی

اے ارضِ وطن باغ ہر اک رنگ سے رنگیں
ہر داغ ترا ذوقِ وفا سے رنگیں
پاکیزہ و نوخیز ہے گلشن
ہر جانب ہے صد انداز سے رنگیں

رباعی

قامت ترا رنگ چمن لالہ رنگیں ہے
الفت تری ہر رنگ لالہ رنگیں ہے
کچھ غم ترا کون کے کاغذ میں ہے
پیدا جو صدا نالہ ہر رنگ ہے

۶۴

رباعی

از هستی خویش تا پشیمان نشوی
در حلقهٔ عارفان و مستان نشوی
تا در ره حق تو نگردی کافر
در مذهب عاشقان مسلمان نشوی

حضرت ابوسعید ابوالخیر

۶۵

رباعی

لازم ز هستی است پشیمان بودن
پیچیده چو حلقهٔ مستان بودن
تا ثابت بود ناگاه ز عشق می کافر
در مذهب عشق می مسلمان بودن

داعی شیرازی

رباعی

تا گلبنی از جمع غرور بر نزنی

تا گلبنی از خویش بیرون نزنی

تا در ره دوست سر و پا نشوی

با درد [illegible] نزنی

[illegible]

رباعی

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

رباعی

ای در دل من اصل تمنا همه تو

وی در سر من مایهٔ سودا همه تو

هر چند به روزگار در می‌نگرم

امروز همه تویی و فردا همه تو

حضرت ابوسعید ابوالخیر

رباعی

دل بی‌تاب است ای جان تنها تو بیا

بی یاور است ای سرمایهٔ سودا تو بیا

گر ما بود یا تو بود بی زبانی چه خطر

دی تو امروز تو فردا تو بیا

حامد حسن قادری

رباعی

ای شمع دلم فراقت [illegible] سنجیده بو
وصل تو دیات ای ستم دیده بو
چو با تو [illegible] دلم از عشق [illegible]
[illegible] از دیده بو

[illegible]

رباعی

دو چشم سیت دل دلم با سرمه ابرو [illegible]
زبان تو بری [illegible] بی بیتو
دل [illegible] ابرو [illegible]
بیا تا [illegible] بیتو

[illegible]

۶۵
رباعی

وامرضم چو شمع سرہ برافروختہ
با نور وصف و شمع آموختہ
او عاشق دیگریست و من عاشق او
پروانہ صفت سوختہ سوختہ

حضرت ابو سعید ابو الخیر

۶۶
رباعی

تقدیر کی گردش میں جو لایا ہوا ہیں
وہ غیر کا اور اپنا ستایا ہوا ہیں
پروانہ کا وصف مجھ میں بھی جی کا گویا
یعنی کہ جلے کا ہوں جلایا ہوا ہیں

حامد حسن قادری

۹۱

رباعی

چشمم که سرشک لاله‌گون آورده
وز هر مژه قطره‌ای خون آورده
ز غم نظاره‌ات دل خون شده‌ام
از روزن سینه سر برون آورده

حضرت ابوسعید ابوالخیر

۹۲

رباعی

اشکم که روان چو خون گل و باده
[illegible]
من [illegible] شده دل [illegible]
از روزن سینه [illegible]

[illegible]

رباعی

اینک سر کوی دوست اینک سر راه
گر تو نروی روندگان را چه گناه
جامه چه کنی کبود و نیلی و سیاه
دل صاف کن و قبا بپوش و کلاه

حضرت ابوسعید ابوالخیر

رباعی

به دوست کلاه چو پیر و دوست کلاه
تو بی همه چیز او کبیا و او در دل کلاه
گر بو است باغ تو قبایه که تو بیاید
دل صاف و بپوش قبا بپوشی چو کلاه

[illegible]

رباعی

معمورۂ دل بعلم آراستہ ہے

معمورۂ جاں بکینہ پیراستہ ہے

اہلِ سخن خود بہ جو ویراں کاستہ ہے

ہر چند یہ بیت نا خواستہ ہے

[illegible]

رباعی

دل کا علم و ہنر سے تنہا اچھا

اور جان کا کینے سے اچھا اچھا

جتنی بھی لگے گھٹن خودی کا گھٹنا اچھا

ہر سودا اوپر ایسی رتی کستا اچھا

حامد حسن قادری

رباعی

نازاروی یار که تو جانان منی
مشهور به پیدا و نهان منی
زان گاه مپرس که از دل آزاری او
دل خون شود و تو در میان منی

حضرت ابوسعید ابوالخیر

۱۵

رباعی

هر کو نه ستا که جستجو دلبر تو بود
جز تیغ که جان و دل تو جگر تو بود
در سینه مجنون تری دل آزاری که
دل خون شده و دل که اندر تو بود

حاجی قادری

۷۶
رباعی

یارب در خلق تکیه گاهم نکنی
محتاج گدا و پادشاهم نکنی
موی سیهم سفید کردی بکرم
با موی سفید رو سیاهم نکنی

حضرت ابوسعید ابوالخیر

۷۷
رباعی

یارب نه بنی گدای دنیا را
محتاج چو کرنا تو بنی اینا را
بموی سیه بنی نوازی بنیه
بی بال سفید بنیه نه کالا را

[illegible]

رباعی

از لطف تو هیچ بنده نومید نشد
مقبول تو جز مقبل جاوید نشد
مهرت به کدام ذره پیوست دمی
کان ذره به از هزار خورشید نشد

حضرت ابوسعید ابوالخیر

رباعی

کس نیست که از کرم تو نومید بود
مقبول ترا مقبل جاوید بود
هر ذره که پیدا شد ز تو پیوسته
در روشنی صد هزار خورشید بود

خواجه عبدالله انصاری

رباعی

ما را نبود وصال از غم سر گردد

خود دم به سر کوی ما طرب گم گردد

گر شان وی عاشق بار وصال دهم

چون ما به سر کوی ما رسد غم گردد

حضرت ابوسعید ابوالخیر

رباعی

ممکن نیست دل از عشق تو یک دم برجا

بی درد و الم نبود در حرم حبیب

گر بینی یار خود کشتی عشقم کی ارو

چون بگذری از آن ببینی عشق برجا

[illegible] قادری

۸۹

رباعی

در چنگ غم تو دل سرودی نکند

پیش تو فغان و ناله سودی نکند

با هیمه زبانه‌ای که از آتش شدی

سوزیم به آتشی که دودی نکند

حضرت ابوسعید ابوالخیر

۹۰

رباعی

دل گوهر عمر گرانمایه چه جای کیهان

بیهوده مپیچ بر گرانی ز آه و فغان

ز آه و ناله نبیخ جان آوازه نهیم

چنان بیم که از آینه بیند دهول

حافظ شیرازی

رباعی

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

حضرت ابوسعید ابوالخیر

رباعی

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

رباعی

گر دشمن مردان همگی غرق شود

با برق غضبت چو به داشتن برق شود

گر سنگ شد درون دریا برود

دریا شود و پلید و سنگ غرق شود

حضرت ابوسعید ابوالخیر

رباعی

تا قطعه بگرد عیب و در حق بود

تو سوخته از غضب برق بود

سنگ بود و گرد دریا بس بواجب واصل

دریا به هوا پلید سنگ غرق بود

[illegible]

۹۲

رباعی

با علم اگر عمل برابر گردد

کام دو جهان ترا میسر گردد

مغرور مشو بخود که خواندی ورقی

زان روز حذر کن که ورق برگردد

حضرت ابوسعید ابوالخیر

۹۳

رباعی

تا غره نشی به علم بی عمل که مطلق

دو نان [illegible] احمق

[illegible] ورق بیابی از علم سخن [illegible]

[illegible] ورق

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

رباعی

وحشت کو [illegible]

گر [illegible]

دنیا ہے [illegible]

[illegible]

[illegible]

رباعی

آوارہ کبھی رند کبھی شیخ رہے ہیں

[illegible]

دنیا میں [illegible] عشق میں [illegible]

[illegible]

ماہر القادری

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

رباعی

چون تجارت او وقت بت بنده نواز

می وقف نیاز و سر پا همه ناز

شب بود گلی از مرو چو گلی ناز و نیاز

گویا شب کوته تصور داشتن بود دراز

حسین نوادی

رباعی

من بودم و دوش آن بت بنده نواز

از من همه لابه بود و از وی همه ناز

شب رفت و حدیث ما به پایان نرسید

شب را چه گنه حدیث ما بود دراز

حضرت ابوسعید ابوالخیر

رباعی

ای یار اگر در دل تو سنگ بود چه

دل با من و تو با دگری یار بود چه

ای تنگ‌دل ار به دو گیتی اندر یابی

ای یار اگر عشق با گدایی بود چه

[illegible]

رباعی

در دل دردیست از تو پنهان کی چه رسد

تنها آمده و چندان دم از زبان کی چه رسد

با این همه حال و درویش تنگ دل

با درد و محنت تو چندان کی چه رسد

حضرت ابوسعید ابوالخیر

رباعی

ما را شده است گرم و آتش تب عشق

بستر ز غمت است و بالین غم عشق

سبحان الله ز غم و چندین غم من

انا لله ز دل و چندین غم عشق

ابوسعید ابوالخیر

رباعی

[illegible] کوه غم عشق

[illegible] دریای عشق

سبحان الله ز یک رخ او و چندین حسن

انا لله ز یک دل او و چندین عشق

[illegible]

رباعی

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

رباعی

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

رباعی

[illegible] چمن [illegible] زیبائی

خود را طلبی [illegible] تنهائی

بی عشق و بی معشوق و بی [illegible] عاشقی

بی آینه بی جمال بی بینائی

[illegible]

رباعی

گفتم که کرائی تو بدین زیبائی

گفتا خود را که من خودم یکتائی

هم عشقم و هم عاشق و هم معشوقم

هم آینه هم جمال و هم بینائی

حضرت ابوسعید ابوالخیر

رباعی ۸۱

زاہد بہ چہ گونہ نیست جز مہر ترا
عارف چو بہ نگہ نیست جز مہر ترا

با جای بہ کفر و دل نیست جز مہر ترا
رو بی زن و فرزند نیست جز مہر ترا

حامد حسن قادری

رباعی ۸۲

پر جوش ہیں کو طالبان دنیا سب ہیں
دو کشش بہ ہیں سب اور زر و زن ہیں سب

بادہ عطائے اجہوں زندگی عمر
دیکھو تو دو رو دولت اک ہی سب

حامد حسن قادری

اَلسَّعْیُ مِنِّیْ وَالْاِتْمَامُ مِنَ اللّٰہِ الْمُعِیْنِ الْقُدُّوْسِ

صد رباعی سلطان ابوسعید ابوالخیر بلسان اردو آمد

١ ٩ ٢ ٩

شد رباعیات مولنا بوسعید کا ترجمہ پورا ہوا

١ ٩ ٢ ٩

سلیکشنز آف پروفیسر قادری ز کرونوگرامز

۱۹۸۸ء

جناب مولانا حامد حسن قادری اینڈ دی آرٹ آف دی کرونوگرام

۱۹۸۸ء

ڈاکٹر خالد حسن قادری

ملنے کا پتہ
مکتبہ رشیدیہ ۲۵ لوئر مال لاہور

قیمت ۱۲۰ روپے

ناشر: قادری اکادمی، اے۔ ۵۹۵ گلشن اقبال،
کراچی

مترجم



حامد حسن قادری